سلسلہ اشاعت نمبر ۳

مناظرہ

حاضر و ناظر

مصنف : مولانا جہانگیر نقشبندی

باہتمام : محمد قاسم عطاری قادری ہزاروی

قیمت : 8 روپے

ناشر

مکتبہ غوثیہ ہول سیل

سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ، نزد پولیس چوکی،

محلہ فرقان آباد، کراچی نمبر 5

فون : 4921751 - 429946

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرات محترم! حق کا راستہ واضح کرنے کیلئے چند طریقے ہیں جس میں ایک طریقہ مناظرہ ہے اور مناظرہ بھی دو طریقوں سے ہوتا ہے ایک زبانی اور دوسرا مکمل تحریری طور پر۔ لہٰذا مکمل تحریری مناظرہ مخالفین کی موت ہے زبانی مناظرہ میں صرف شرائط تحریر ہوتے ہیں باقی نہیں۔

بہر حال مناظرہ کا ایک بہترین اصول ہے کہ سائل بالمقابل کو مطالبہ ضروری کہ اپنے مدعیٰ کے مفردات علیحدہ علیحدہ بتائے۔ رشیدیہ۔ جس کو عام طور پر وضاحت کہہ دیا جاتا ہے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی اصول پر کاربند رہے اور وضاحت طلب سوال کئے اور کسی کی جرأت سامنے آنے کی نہ ہوئی۔ فقیر نے اسی اصول کو اپنایا اور وضاحت طلب کی تو مخالفین کے کئی مولویوں کے پیروں تلے زمین نکل گئی اور راہ فرار اختیار کر گئے۔ اس کی تفصیل پھر کسی کتاب میں بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ

اس مسئلہ حاضر وناظر میں ایک تو وہابی غیر مقلد اور اہلسنّت وجماعت کے ساتھ ہوا جس میں وہابی نے چیلنج دیا تھا اور دعویٰ کیا تھا کہ لفظ حاضر ادنیٰ طبقے کیلئے بولا جاتا ہے لہٰذا حضور علیہ السلام کیلئے اس لفظ کا استعمال توہین ہے۔ اہلسنّت کے علامہ محمد سرفراز قادری صاحب نے اس چیلنج کو قبول کیا اور مناظرہ طے پایا' یکم شعبان ۱۳۹۹ھ میں شیر شاہ کراچی میں' وہابی مولوی اللہ یار کے ساتھ۔ ہم کو چونکہ خلاصہ پیش کرنا ہے اگر کوئی پوری روئیداد سننا چاہتے ہوں تو وہ مکتبہ غوثیہ سبزی منڈی (کراچی) سے کیسٹ حاصل کرے۔ وہابی اپنے دعوے میں ایک آیت اور ایک حدیث بھی پیش نہیں کرسکا اور اہلسنّت کے مناظر نے کئی آیات سے حضور علیہ السلام کا حاضر موجود ہونا ثابت کردیا۔ اس پر وہابی مولوی کی جہالت دیکھو کہتا ہے تم نے موجود کے دلائل دیئے ہیں حاضر کہاں لکھا ہے۔ سبحان اللہ! اب ان اندھوں کو کون سمجھائے کہ جو موجود ہے وہ حاضر ہے یا غائب ہے؟ اور جب وہابی نے اللہ کو حاضر کہا فرشتوں کو حاضر کہا شیطان کو حاضر کہا تو ثالث نے درمیان اور آخر میں فیصلہ دے دیا کہ وہابی کی باتوں کی ہم کو سمجھ نہیں آرہی ہے۔ اہلسنّت کی شاندار فتح ہوئی۔ آج بھی تمام وہابیوں کو دعوتِ عام ہے تحریری طور پر کہ اپنے اس دعوے کو سچا ثابت کردیں قرآن و حدیث سے۔ ورنہ اپنا نام اہل قیاس رکھ لیں زیادہ تر دلائل قیاس سے دیئے تھے۔ وہابی کا بار بار یہ کہنا کہ ادنیٰ جو ہے وہ اعلیٰ کے پاس حاضر ہوتا ہے۔ وہابیو! ایک یہ قانون ہے اور دوسرا قانون یہ ہے کہ اُمتی جب نبی کے پاس حاضر ہو تو فیض لینے آتے ہیں اور جب نبی امتی کے پاس حاضر ہو تو فیض دینے آتے ہیں۔ مثال حضور علیہ السلام صحابہ کے پاس تشریف لائے دس احادیث سے زیادہ ثابت ہے بتاؤ یہ تشریف لانا حاضر سے متعلق ہے یا غائب سے متعلق ہے؟ اور سنو حضور علیہ السلام کعبہ کے پاس آئے حجر اسود کے پاس آئے بیت المقدس میں آئے یہ آنا حاضر کے بغیر کیسے ممکن ہے؟ اب یا تو انکار کردو یا پھر توبہ کرلو۔ وہابی کا اس بات پر زور دینا کہ قرآن وحدیث سے لفظ حاضر حضور علیہ السلام کیلئے دکھادو۔ وہابی کے اس سوال سے بے بسی ظاہر ہوگئی اور وہ اپنا دعویٰ اور چیلنج بھی

بھول گیا اور اُلٹا سوال کر دیا۔ وہابیو! اپنے مولویوں سے دعویٰ واپس لو توبہ کا اعلان کرے پھر ہم سے مطالبہ کرے اور تحریر لکھ دے کہ میں مان جاؤں گا۔ ہم قرآن وحدیث سے وہ الفاظ جس کا معنی حاضر ہی بنتا ہے دکھانے کو تیار ہیں۔ ہے کوئی قرآن وحدیث کا ماننے والا وہابی جو تحریری گفتگو کرے؟

دوسرے مناظرے کا خلاصہ یہ ہے کہ فقیر کی گفتگو اس مناظرے سے پہلے دیوبندی مولوی سے ہوئی اور یہ طے پایا کہ اپنی اپنی جماعت کے بڑے بڑے عالم دین کے ساتھ مناظرہ رکھا جائے۔ تو اس دیوبندی کے استاد حبیب اللہ اور مناظر اعظم محمد عبدالتواب صدیقی اچھروی صاحب سے طے پایا اور وقتِ مقررہ پر ہم پہنچ گئے۔ اس مناظرے میں فقیر شروع سے آخر تک عینی شاہد بھی ہے۔ تفصیل کیلئے کیسٹ مکتبہ غوثیہ سبزی منڈی سے حاصل کر سکتے ہیں۔ اس مناظرے میں اور کئی دیگر مناظروں میں دیوبندی مولوی علمائے دیوبند کی عبارتیں تسلیم نہ کرنے کا اقرار کرتے بلکہ شرط لگاتے ہیں کہ دیوبندیت سے متعلق کچھ بھی نہیں کہا جائے۔ آخر کیوں کیا علمائے دیوبند جاہل تھے؟ کیا انہوں نے اپنے عقائد پر دلائل پیش نہ کئے تھے؟ نہیں بلکہ وجہ اصل یہ ہے کہ آج کے دیوبندی جانتے ہیں کہ علمائے دیوبند نے ہر اختلافی مسئلہ میں دو قسم کے فتوے دیئے ہیں اس لئے علمائے دیوبند کی بات ہی نہ کرو کہ ذلت اُٹھانی پڑے جس کا دل چاہے ہم سے دو قسم کے فتوے کا ثبوت علمائے دیوبند کے متعلق ہم سے طلب کر کے توبہ کرے ہم دکھانے کو تیار ہیں۔ حالانکہ ہم اہلسنّت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی عبارتوں کا انکار نہیں کرتے۔ کیوں اس لئے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ تمام عقائد و مسائل میں قرآن وحدیث اور صحابہ سے دلیل دیتے ہیں اور حنفی ہوتے ہوئے اجماع و قیاس سے بھی ثبوت دیتے ہیں۔ لہٰذا ہم کو تو فخر ہے اور دیوبندیوں کو ڈر ہے۔ دیوبندی سے جب یہ کہا گیا کہ اس کے خلاف تمہارا فتویٰ کیا ہے؟ یعنی حاضر و ناظر ماننے والے کو کیا کہتے ہو تو فتویٰ نہیں دیا اور نہ بتایا۔ جبکہ ان کی کتابوں میں کفر و شرک لکھا ہے۔ ہم آگے چل کر اس کا ثبوت دیں گے اِن شاءَ اللہ۔ حضرات معلوم ہوا کہ ان کے دو ٹکے کے فتوے ہیں جب چاہا لگا دیا اور جب چاہا گول کر گئے۔ دوسری وجہ فتویٰ نہ دینے کی یہ ہے کہ اگر دیوبندی کفر و شرک کا فتویٰ دیتا تو دلائل سے ثابت کرتا اور قرآن وحدیث سے تمام دیوبندی جماعت زندہ یا مردہ کفر و شرک ثابت نہیں کر سکتے۔ صرف بغیر دلیل کے فتویٰ دیتے ہیں اور سیدھے سادھے ہمارے مسلمان بھائی ان کے دام و فریب میں پھنس کر اپنا ایمان برباد کر لیتے ہیں۔ اب مناظرہ کی پہلی تقریر میں مناظر اعظم نے چھ آیات پیش کر کے اپنا عقیدہ ثابت کیا۔ یہاں ہم حاضر و ناظر سے متعلق عقیدہ اور وضاحت بتاتے ہیں تاکہ عوام کو پتا لگ جائے اور دیوبندی کی جوابی تقریر دعوے کے خلاف ہونا بھی معلوم ہو جائے۔ اہلسنّت و جماعت بریلوی کا عقیدہ حاضر و ناظر سے متعلق...... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جسمانی طور سے ایک جگہ حاضر رہ کر کائنات میں دیکھنے والے ناظر ہیں۔ آپ جب چاہیں جہاں چاہیں آسکتے ہیں خواب اور بیداری میں ہزاروں کو دیدار کرا سکتے ہیں۔ ہم ہر جگہ جسمانی طور سے نہیں مانتے بلکہ روحانی طور پر مانتے ہیں اور یہ طاقت اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے۔

دیوبندی مولوی نے پہلی آیت پیش کی:

وما کنت لدیھم اذ یلقون اقلامھم

اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے۔

اس پر دیوبندی نے کہا کہ آپ وہاں موجود نہ تھے اور ناظر بھی نہ تھے۔

جواب...... مناظر اعظم نے سمجھ لیا کہ یہ دلیل دعوے کے مطابق نہیں اس لئے جواب نہیں دیا۔ ہم بتاتے ہیں ہمارا عقیدہ دیکھ لو اور مولوی کی دلیل دیکھ لو اور خود دیوبندی کا دعویٰ کہ ہم حاضر و ناظر قرآن و حدیث کے خلاف ہونا ثابت کریں گے۔ دیوبندی کی دلیل دعوے کے مطابق نہیں۔

یہ آیات ہمارے عقیدہ کے خلاف نہیں اور نہ تمہارے عقیدہ کے مطابق ہے تیسری بات یہ تو ہماری دلیل ہے۔ دیکھو قرآن میں ہے:

وما کنت لدیھم اذ اجمعوا امرھم

اور تم ان کے پاس نہ تھے جب انہوں نے اپنا کام پکا کیا تھا۔

وما کنت بجانب الغربی اذ قضینآ الیٰ موسیٰ

اور تم طور کی جانب مغرب میں نہ تھے جبکہ ہم نے موسیٰ کو رسالت کا حکم بھیجا۔

وما کنت بجانب الطور اذ نادینا

اور نہ تم طور کے کنارے تھے جب ہم نے ندا فرمائی۔

ان آیات میں جسمانی نفی ضرور ہے کیونکہ حضور علیہ السلام جسمانی طور نہ تھے بلکہ درست ہے مگر روحانی اور نورانی طور سے حاضر تھے۔ ثبوت تفسیر صاوی سورۂ قصص۔ یہ فرمانا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس واقعہ کی جگہ نہ تھے جسمانی لحاظ سے ہے عالم روحانی کی حیثیت سے حضور علیہ السلام ہر رسول کی رسالت اور حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آپ کے جسمانی ظہور تک کے واقعات پر حاضر ہیں۔ چوتھی بات کہ اصول ہے دلیل میں جس شے کا ذکر نہ ہو اس کو اپنے قیاس سے شامل نہ کیا جائے۔ دیوبندی نے آیت کے بعد کہا کہ حضور علیہ السلام ناظر بھی نہیں تھے۔ یہ جھوٹ بولا دیوبندی نے اپنے قیاس سے اور پورے مناظرے میں دیوبندی نے پانچ جھوٹ بولے ہم ثبوت پیش کرتے ہیں۔ دیوبندی توبہ نامہ تحریر کرکے ہم کو دے دے۔ کیا جھوٹ بول کر مناظرہ فتح کیا جاتا ہے؟

دوسری دلیل دیوبندی نے پیش کی کہ صحابی کی بات نہ مانی اور عبداللہ بن ابی کے حق میں فیصلہ دیدیا جس سے صحابی بہت غمگین ہوئے دیوبندیو! یہ دلیل بھی دعویٰ کے خلاف ہے کم ازکم اصول مناظرہ یاد رکھا کرو۔ اس واقعہ کا مسئلہ حاضر وناظر سے کیا تعلق ہے؟ دوسری بات حضرت زید صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدعی تھے اور منافق مدعا علیہ اور شرعی احکام ہیں کہ مدعی گواہ پیش کرے ورنہ مدعا علیہ قسم کھا کر مقدمہ جیت لے گا۔ لہٰذا صحابی کے پاس گواہ نہ تھے اسلئے فیصلہ منافق کی قسم پر کر دیا۔ بلاتشبیہ ایک جج اپنے بیٹے کی شرافت کو اچھی طرح جانتا ہے اور اس کے بیٹے کے ساتھ ایسا واقعہ پیش آگیا۔ کیا جج یہ کہہ سکتا ہے میرا ذاتی علم ہے میں جانتا ہوں میرا بیٹا سچا ہے۔ نہیں جج کے علم پر فیصلہ نہیں ہوگا بلکہ مدعی کو گواہ پیش کرنے ہوں گے نہیں تو مدعا علیہ منافق ہو بدمعاش ہو اس کو قسم لے کر فیصلہ اس کے حق میں دے دیا جائے گا۔ حضور علیہ السلام کا علم اور ناظر ہونا اور بات ہے اور شرعی احکام کے مطابق فیصلہ کرنا اور بات ہے۔ ظالموں اس واقعہ سے حاضر وناظر کی نفی کیسے ہوگئی؟ پھر دیوبندی نے اور منافقوں کے واقعات کو دلیل بنا کر پیش کیا۔ وہ بھی دعوے کے خلاف ہے اور مناظرے میں دیوبندی نے بار بار یہ بات کہی کہ اللہ کے بتلانے سے حضور علیہ السلام کو علم ہوا۔ تو یہ بھی مان لو کہ اللہ نے حاضر وناظر بنایا جاننے والا اور دیکھنے والا بنایا۔ پھر انکار کیوں؟ اور جب یہ مان لیا کہ اللہ کے بتانے سے علم ہوا تو اب یہ بتاؤ یہ علم اور شان اللہ نے دے کر واپس لے لی ہے تو دلیل پیش کر دو؟ ورنہ کئی تفاسیر سے ثابت ہے کہ حضور علیہ السلام نے مسجد نبوی سے منافق مرد اور عورتوں کو نکال دیا۔ تو منافق کو پہچانتے تھے جب ہی تو نکالا۔ یہ دیوبندیوں کی بدقسمتی اور بدبختی ہے کہ قرآن وحدیث اس لئے پڑھتے ہیں کہ کسی دلیل سے حضور علیہ السلام کا لاعلم ہونا ثابت کریں اور ہم اہلسنّت کی خوش نصیبی ہے ہم قرآن وحدیث میں شان دیکھتے ہیں اور علمی مقام دیکھتے ہیں۔

﴿ پسند اپنی اپنی نصیب اپنا اپنا ﴾

پھر دیوبندی نے ایک دلیل کے طور پر اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے واقعہ سے حاضر وناظر اور علم کی نفی کی تھی۔ حالانکہ وہ قرآن کے حکم سے ماں ہیں ایمان والوں کی، مگر بے ایمانوں کی نہیں۔ اس کا جواب مناظر اعظم نے بخاری شریف کی حدیث سے دیا تھا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی قسم میں اپنے اہل پر سوائے خیر کے کچھ نہیں جانتا۔ اسلئے دیوبندی نے اس بات کو نہیں چھیڑا۔ ہم اس مسئلہ پر ایسے جوابات دینا چاہتے ہیں کہ آئندہ کسی دیوبندی کو یہ دلیل بنانے کی ہمت نہ ہوگی۔ ان شاءاللہ

☆ واقعہ کو دلیل بنانا اپنے دعوے کے خلاف ہے اصول مناظرے کے بھی خلاف ہے۔

☆ اس واقعہ افک میں نزول وحی سے پہلے بخاری شریف کی حدیث ایمان والوں کیلئے کافی ہے۔

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نبی کی بیوی نے کبھی بے حیائی کا کام نہیں کیا۔ (تفسیر کبیر)

☆ جن کو حضور علیہ السلام کی قسم اور ارشاد پر ایمان نہیں ہم کو بھی ایسے لوگوں کے ایمان پر اعتبار نہیں۔

☆ منافقین نے اُم المومنین پر تہمت لگائی اور آج کے بے ایمان حضور علیہ السلام پر تہمت لگا رہے ہیں۔
☆ جلیل القدر صحابہ کرام سے بھی اچھی نیت اور خیر کے الفاظ موجود ہیں کیا حضور علیہ السلام کو صحابہ سے بھی کم علم سمجھتے ہیں یہ بے ایمان؟ معاذ اللہ
☆ ہر مومن پر نیک گمان رکھنا واجب ہے جب تک اس کے خلاف دلیل شرعی قائم نہ ہو۔
☆ جب حضور علیہ السلام نے بدگمانی نہیں کی تو لاعلمی ثابت نہیں اور جب حضور پاک دامن جانتے ہیں تو علم ہے۔
☆ اور غمگین ہونا لاعلمی کی دلیل نہیں ہے صبر کی دلیل ہے قرآن سے ثابت ہے علم ہے اور غم بھی ہے کفار کی باتوں پر۔
☆ یہ واقعہ اُم المومنین کا امتحان تھا اور صبر کیا۔ اللہ نے قرآن سے برأت ظاہر فرمائی۔
☆ حضور علیہ السلام کا توجہ کم کرنا وحی کے انتظار میں تھا، بدگمانی کی وجہ سے نہیں تھا۔
☆ دیوبندیوں کے پیر حاجی امداد اللہ فرماتے ہیں جو لوگ کہتے ہیں علم غیب انبیاء و اولیاء کو نہیں ہوتا میں کہتا ہوں اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت اور ادراک غیبیات کا ان کو ہوتا ہے اصل میں یہ علم حق ہے حضور علیہ السلام کو حدیبیہ و حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے معاملات سے خبر نہ تھی اس کو دلیل اپنے دعویٰ کی سمجھتے ہیں یہ غلط ہے کیونکہ علم کے واسطے توجہ ضروری ہے۔ (شمائم امدادیہ)
☆ اس واقعہ افک میں کسی صحابی نے حضور علیہ السلام کو لاعلم نہیں فرمایا پھر وہابی کس دلیل سے کہتا ہے۔
☆ اس واقعہ میں اُمت کو تعلیم ہے کہ گھر کی بات گھر میں نہ دباؤ بلکہ خوب تحقیق کرو تاکہ دشمن رُسوا ہو۔
☆ میرے آقا کو علم تھا اُم المومنین کی برأت قرآن سے ہوگی جو قیامت تک کافی ہے اور دیکھو آیات نازل ہوئیں۔
☆ اگر حضور علیہ السلام کو غمگین ہونا لاعلمی کی دلیل ہے تو اللہ کو علم یقیناً تھا تو ایک مہینے کے بعد حکم نازل فرمایا۔ کیا اللہ کو بھی لاعلم کہو گے؟ نہیں ہزار ہا حکمتیں تھیں۔
☆ اس وقت میں نہ بتانا ثابت ہے نہ جاننا نہیں۔ نہ بتانے سے لاعلمی لازم نہیں۔
☆ کسی عزت والے پر غلط الزام لگا دیئے جائیں علم کے باوجود افسوس اور پریشانی ہوتی ہے۔
☆ کسی شریف عورت پر کوئی الزام لگائے اس کا شوہر جانتا ہے کہ یہ الزام ہے بتاؤ وہ خوش ہوگا یا پریشان ہوگا۔
☆ حضور علیہ السلام کو لاعلم ثابت کرنے سے بدگمانی لازم آتی ہے اور وہ کفر ہے۔ (عینی شرح بخاری)

اس کے علاوہ دیوبندی نے ایک اور واقعہ تحریم سے متعلق ہے بیان کیا اور خود مان لیا کہ حضور علیہ السلام کو اللہ کے بتانے سے علم ہوتا تھا بس یہی عقیدہ اہلسنّت و جماعت کا ہے۔ دیوبندی جس کو اپنی دلیل سمجھا وہ تو ہماری دلیل ہے۔ دوسرا جواب بھی آیت میں ہے تبتغی مرضات ازواجك ط کہ یہ ازواج کی رضا کیلئے ہے۔ بے خبری کی وجہ سے نہیں۔ کیونکہ منہ کی بو کوئی غیب نہیں بلکہ عام انسان بھی محسوس کر لیتا ہے بلاتشبیہ کیا دیوبندی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حواس کے بھی منکر ہو گئے اور پھر نفی کرنی تھی حاضر و ناظر کی اس واقعہ میں تو حضور علیہ السلام حاضر ہیں۔ دلیل تو دعوے کے خلاف ہے جو رڈ کر دی جاتی ہے۔

دیوبندی مولوی نے سب سے زیادہ زور جس دلیل پر دیا کہ قیامت کے دن حوضِ کوثر پر میری اُمت کے بعض لوگ آئیں گے میں عرض کروں گا یہ میرے ساتھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا آپ نہیں جانتے جو عمل انہوں نے کیے۔ آپ نے فرمایا میں نیک بندے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح عرض کروں گا: و کنت علیهم شهیدا ما دمت فیهم ج فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیهم ط الخ (بخاری شریف)

حضرات محترم! اس کے بے شمار جوابات علمائے حق نے دیئے ہیں مگر ان کے پاس عقل اور علم کی چونکہ کمی ہے اور وجہ صرف حضور علیہ السلام کا بغض ہے۔ اس حدیث میں قیامت اور حوضِ کوثر کا ذکر ہے۔ دیوبندی بتائیں کہ قیامت میں ہونے والے واقعہ کا تعلق علمِ غیب سے ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو حدیث کا انکار ہے۔ اگر جواب ہاں میں ہے تو علمِ غیب کی دلیل ہے۔ پھر نفی علمِ غیب کیسے ثابت ہو گی۔ ورنہ بتاؤ بغیر علم کے خبر کیسے دے سکتے ہیں قیامت کے واقعہ کی؟ جو نبی علیہ السلام مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہو کر قیامت میں ہونے والے واقعہ کے بارے میں ارشاد فرمائیں پھر بھی تم نفی علمِ غیب ثابت کرو تو یہ کسی بے ایمان کا کام ہے جب حدیث میں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح عرض کروں گا۔ جو بات حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت میں فرمائیں گے میرے آقا اس کی خبر دنیا میں دے رہے ہیں پھر بھی تم لاعلم ثابت کرو افسوس لہٰذا کلی علمِ غیب تو مانتے نہیں مگر بعض علم غیب اخبار الاغیب اطلاح علی الغیب تم مانو گے۔ تو تمہارے اکابر اللہ کے سوا علمِ غیب ماننے والے پر شرک کا فتویٰ دے چکے ہیں اگر یہ دلیل پیش کر کے تم کو اپنے اکابر کے فتوے سے مشرک بننا قبول ہے تو ہم کو کیا ضرور بنو۔ ورنہ یہ دلیل تمہاری نہیں بلکہ ہماری ہے کہ ہم علمِ غیب قیامت تک اور بعد بھی مانتے ہیں۔

حضرات محترم! دیوبندی مولوی نے جب ایک آیت کے جواب میں کہا یہ آیت صحابہ کیلئے خاص ہے اسی زمانے تک ہے جو صحابہ کا تھا تو مناظر اعظم نے اس پر جو گرفت فرمائی پھر اس کو نہیں چھوڑا۔ دیوبندی نے بہت قلابازیاں کھائیں مگر کوئی حوالہ قرآن سے حدیث سے تفاسیر سے اس آیت کے خاص کرنے کا پیش نہ کر سکا اور وقت ضائع کرتا رہا جھوٹ پر جھوٹ بولتا رہا مگر ثبوت نہ دے سکتا اور آخر راہِ فرار اختیار کی۔ اس طرح مناظرہ ختم ہوا۔ ہم آج بھی اتنے سال گزرنے کے بعد تمام دیوبندیوں کو دعوت عام دیتے ہیں کہ اپنے مولوی کی بات کہ یہ صحابہ کے زمانے کیلئے خاص ہے حوالہ پیش کر دیں لیکن اگر ہوتا تو اسی وقت دکھاتے مگر نہیں ہے اگر کوئی دکھا سکتا ہے تو ضرور دکھائے اور جو شخص عبدالرزاق دیوبندیوں کی طرف سے اس مناظرہ کا سبب بنا وہ کچھ عرصہ بعد مناظر اعظم کا مرید ہو گیا اور آج تک ہے جس کا دل چاہے اس سے پوچھ لے۔ اب وہ فتوے دیوبندیوں کے جس میں حاضر و ناظر اور علم غیب ماننے والے پر کفر و شرک لکھا ہے ملاحظہ فرمالیں۔

☆ نبی کو جو حاضر و ناظر کہے بلا شک شرع اس کو کافر کہو۔ (جواہر القرآن۔ غلام خان)

☆ حضور علیہ السلام کے متعلق حاضر و ناظر و علم غیب کا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔ (ازالۃ الریب۔ سرفراز گکھڑوی)

☆ پس اثبات علم غیب غیر حق تعالیٰ کو صریح شرک ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

☆ علم غیب خاصہ حق تعالیٰ کا ہے اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں۔ (ایضاً)

حضرات اس لئے موجودہ دیوبندی مناظرہ میں اپنے مخالف پر فتویٰ کفر و شرک کی بات نہیں کرتے کیونکہ اگر وہ یہ فتویٰ دیتے تو کفر و شرک آیت سے ثابت کرنا پڑتا اور وہ قیامت تک ثابت نہیں کر سکتے اس لئے دیوبندیت کی اور ان کے فتوے کی بات ہی نہیں کرتے۔ بلکہ فقیر کے ساتھ ایک مناظرہ میں دیوبندی مولوی نے اپنی دیوبندیت سے انکار کر دیا۔ ثبوت موجود ہے اب اس سے بڑی منافقت کیا ہوگی۔

حضرات محترم! ان دیوبندیوں وہابیوں کا دوسری قسم کا فتویٰ علم غیب سے متعلق حضور علیہ السلام کو ہے بلکہ عالم الغیب تک لکھا ہے ہم وہ دکھانے کو تیار ہیں اکابر دیوبند سے اسکی دو شرطیں ہیں ایک تو ثبوت دیکھ کر تحریری توبہ کر لینا یا ان پر بھی کفر و شرک کا فتویٰ لگا دینا جس کو منظور ہو وہ تحریر کر دے۔ اسی طرح اکابر دیوبند نے پیر کی روح کو اسی طرح تسلیم کیا ہے جس طرح ہم حاضر و ناظر مانتے ہیں۔ حوالہ محفوظ ہے دکھانے کیلئے شرط ہے دوسری بات شاہد کا معنی حاضر ہے مگر دیوبندی کسی قیمت پر ماننے کیلئے تیار نہیں بلکہ اس کا معنی گواہ کرتے ہیں حالانکہ گواہ بھی حاضر و ناظر ہوتا ہے مگر لفظ حاضر سے یہ الرجک ہیں۔ مگر ہم دیوبندی مولویوں سے شاہد کا معنی حاضر لکھا ہوا دکھانے کو تیار ہیں ان کی کتابوں سے ثبوت دیکھ کر، توبہ یا فتویٰ کفر تحریری دے دو۔ اب دیکھو دیوبندی بولتے ہیں مگر سمجھتے نہیں۔ فقیر نے ایک مولوی سے کہا تم حضور علیہ السلام کو حاضر مان لو۔ وہ کہتا ہے ہرگز نہیں میں کبھی بھی حضور علیہ السلام کو

حاضر کہنے کیلئے تیار نہیں۔ فقیر نے کہا تم نہیں مانتے پھر بھی حاضر کہہ رہے ہو کہنے لگا کیسے؟ فقیر نے عرض کی کہ تم نے ابھی حضور کا لفظ استعمال کیا ہے؟ کہنے لگا ہاں۔ فقیر نے کہا حضور لفظ جمع ہے حاضر کی۔ بتاؤ تم نے اپنی زبان سے اقرار کیا حاضر کا یا نہیں اور تمہاری ہزاروں کتابوں میں حضور علیہ السلام لکھا ہوا موجود ہے تم زبان سے کہنے کے بعد بھی منکر ہو حاضر کے۔ بس وہ مولوی ایسا بھاگا آج تک نظر نہیں آیا۔ اگر کسی دیوبندی کو یقین نہیں تو وہ بتا دے حضور کا معنی حاضر ہے یا نہیں؟ ایک اور فقیر کا مناظرہ ہوا علم غیب پر فقیر نے اس سے پوچھا بتاؤ نبی کا ترجمہ کیا ہے؟ کہنے لگا خبر دینے والا۔ فقیر نے پوچھا کون سی خبر؟ کہنے لگا جو اللہ نے دی ہے۔ فقیر نے پوچھا کہ اللہ کے پاس تو غیب کا علم ہے اور وہ جو دے گا وہ غیب کی خبر ہوگی یا نہیں؟ کہنے لگا ہاں۔ فقیر نے کہا بس تو نبی کا معنی غیب کی خبریں دینے والا ہوا یا نہیں؟ بس وہ مولوی جوتیاں چھوڑ کر بھاگ گیا اگر کسی اور مولوی کو شوق ہے تو وہ تحریری گفتگو کر سکتا ہے فقیر سے اس کے بے شمار حوالے ہیں مخالفین سے اور اکابر دیوبند سے بھی۔ اور ایک مناظرہ کا ذکر بھی دیکھو۔

علمائے اہلسنّت کا دیوبندی وہابی مولوی سے تین دن مناظرہ ہوتا رہا چوتھے دن سنّی عالم نے فرمایا کہ مولوی صاحب ایک بات بتاؤ ہم تین دن سے مناظرہ کر رہے ہیں اور رات کو دلائل دیکھتے ہیں ڈھونڈتے ہیں پھر مناظرے پیش کرتے ہیں یہ بات دُرست ہے یا نہیں؟ دیوبندی نے کہا بالکل درست ہے۔ پھر سنی عالم نے فرمایا کہ ہم اہلسنّت قرآن وحدیث اور دیگر کتابوں میں دلائل تلاش کرتے ہیں کہ ہمارے حضور علیہ السلام کو کہاں کہاں علم غیب ہے اور تم بھی تلاش کرتے ہو دلائل اور یہ دیکھتے ہو کہ کہاں کہاں حضور علیہ السلام کو علم نہیں اور لاعلم ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہو۔ یہ تمہاری بدقسمتی اور بدعقیدگی ہے اور یہ ہماری خوش نصیبی ہے۔ یہ سنتے ہی دیوبندی مولوی پکار اُٹھا کہ مولانا صاحب میں کتنا بدبخت ہوں مگر اب میں ایسا نہیں کرسکتا اور میں توبہ کرتا ہوں اور حضور علیہ السلام کے علم غیب کو تسلیم کرتا ہوں۔ یہ مناظرہ انڈیا میں ہوا اُنیس سال پہلے جو صاحب ثبوت دیکھ کر توبہ کریں تو ہم ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔

حضرات محترم! اب ہم دیوبندیوں کا سب سے بڑا دھوکہ جو یہ مسلمانوں کو دیتے ہیں کہ اللہ بھی حاضر اور حضور علیہ السلام بھی حاضر لہذا یہ شرک ہو گیا۔ (معاذ اللہ)

جواب...... صرف ایک جیسا لفظ ہونا اگر شرک ہے تو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کیلئے ہے: کریم رحیم رؤف عزیز شہید وغیرہ اور یہی الفاظ کریم رحیم رؤف عزیز شہید وغیرہ قرآن کریم میں حضور علیہ السلام کے بھی ہیں۔

دیوبندیوں جواب دو! اللہ پر بھی کوئی فتویٰ لگاؤ گے؟ معاذ اللہ۔ دوسری بات جو الفاظ اللہ نے اپنے لئے اور اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے ایک جیسے نازل فرمائے تم ان میں کچھ فرق کرتے ہو یا نہیں؟ جو فرق تم بیان کرو گے ہم کو منظور ہے اور وہی جواب ہمارا سمجھ لو۔ لفظ حاضر کے بارے میں۔ ابھی تک ان جاہلوں کو الزام اور جھوٹ بولنے کے سوا کوئی کام نہیں ہے۔

ایک اور آسان مثال سن لو شاید ایمان کی دولت اللہ عطا فرمادے کہ دیوبندی مولوی موجود ہے اللہ بھی موجود ہے۔ جواب دو؟ فرق ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو ہم اپنے فتوے سے مشرک اور اگر فرق ہے یقیناً ہے تو وہی جواب ہماری طرف سے سمجھ لو اگر عقل ہے تو!

حضرات محترم! ہم اپنے مسلمان بھائیوں کیلئے بھی آسان دلیل سے بتاتے ہیں کہ اللہ حاضر ہے، حضور علیہ السلام حاضر ہیں اور عام بندہ حاضر ہے۔ اب اللہ تعالیٰ حاضر ہے بغیر کسی جسم کے اور بغیر کسی جگہ کی قید سے۔ اور حضور علیہ السلام کو حاضر اللہ نے بنایا اور ایک جگہ جسم کے ساتھ تشریف فرما ہو کر جنت کا مشاہدہ فرمایا قیامت میں ہونے والے واقعات پر نظر حوضِ کوثر ملاحظہ فرمایا جنگ میں صحابہ کے حالات دیکھتے اور بتاتے جاتے جبکہ سینکڑوں میل دور جنگ ہو رہی تھی۔ اسی طرح حضور علیہ السلام کو سننے کی طاقت اللہ نے دی ہے مدینہ منورہ میں رہ کر جنت کی باتیں سن لیں اور جنت میں جا کر مدینہ اور مکہ کی باتیں اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چلنا سن لیں واقعہ معراج میں۔ اور تو اور حضور علیہ السلام کی حدیث ہے کہ میں اپنی والدہ کے شکمِ اقدس میں تھا اور عرش پر قلم چلنے کی آواز کو سنتا تھا۔ اس حدیث کو اکابر دیوبند نے بھی نقل کیا ہے حوالہ محفوظ ہے۔ اور عام بندہ بھی حاضر ہے تو وہ اپنی طاقت کے مطابق جو اللہ نے دی ہے۔ اب یہ تینوں فرق آپ کے سامنے ہیں۔ اور لفظ حاضر ایک ہی ہے۔ ان دیوبندیوں کو حضور علیہ السلام کی شان دیکھنا سننا اور طاقت بالکل نظر نہیں آتی۔ اسی لئے یہ اپنے جیسا بشر اور انسان سمجھتے ہیں۔ اور یہی ہمارا جھگڑا اور اختلاف ہے کہ حضور علیہ السلام کو عام انسانوں کی صف میں مت کھڑا کرو۔ ان کی شان اللہ ہی جانتا ہے حقیقت میں کیا ہیں۔

یہاں ایک اشارہ کردیں جنگِ موتہ میں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اب جھنڈا حضرت زید نے لے لیا اور وہ شہید ہوگئے یہاں تک کہ جھنڈا حضرت خالد اللہ کی تلوار نے لے لیا اور اللہ نے ان کو فتح عطا فرمادی۔ (مشکوۃ شریف)

اب دیوبندیوں کی قلابازیاں دیکھو! کہتا ہے یہ معجزہ ہے۔

اچھا چلو بطورِ معجزہ حضور علیہ السلام کو حاضر و ناظر مان لو۔ پھر دیوبندی کہتا ہے کہ وہ تو تھوڑی دیر کیلئے اللہ نے علمِ غیب دیا اور حاضر و ناظر بنایا اور بس۔

اور یہ مان کر تم تھوڑی دیر کیلئے مشرک ہوگئے یا نہیں؟ ارے ظالموں جب یہ مان لیا کہ علمِ غیب عطا فرمایا اور حاضر و ناظر بنایا اور طاقت عطا فرمائی تو یہ ثابت ہوگیا۔ اب یہ بتاؤ کہ علمِ غیب دے کر واپس کب لیا اور طاقت دے کر واپس کہاں لی ہے؟ کسی دیوبندی وہابی کے پاس ثبوت ہو تو پیش کرے ورنہ توبہ کرے۔

حضراتِ محترم! جھگڑا حضور علیہ السلام کے علمِ غیب پر کرتے ہیں۔ حیرت انگیز بات دیوبندی مولوی نے اولیائے کرام کیلئے بھی علمِ غیب تسلیم کیا ہے۔ حوالہ محفوظ ہے توبہ شرط ہے۔ اس سے بڑھ کر کیا بات ہوسکتی ہے۔ انکار کرنے والو شرم کرو!

درود پڑھتے ہوئے دیہاتی آگ میں کود پڑا اور معجزانہ طور پر محفوظ رہا

﴿ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر نہ ماننے والا دیہاتی آگ میں کود کر بری طرح جھلس گیا جسے اسپتال میں داخل کردیا گیا ﴾

لاڑکانہ بدھ کے روز دو افراد میں اس بات پر مناظرہ ہوگیا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضر و ناظر اور نبی مختار ہیں جس پر ایک شخص نے اس بات کو ماننے سے انکار کردیا دونوں دیہاتیوں میں یہ شرط پڑی کہ پلال کے ڈھیر میں آگ لگا کر اس میں کود جاتے ہیں جو سچا ہوگا وہ آگ سے محفوظ رہے گا۔ چنانچہ محمد پناہ ٹوٹانی نامی شخص حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دُرود وسلام پڑھتا ہوا دوسرے شخص کیساتھ آگ میں کود پڑا تاہم خدا کی قدرت اور دُرود کی برکت سے محمد پناہ ٹوٹانی صحیح سلامت رہا جبکہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر نہ ماننے والا دیہاتی ہارون بری طرح جھلس گیا جسے اسپتال میں داخل کردیا گیا سینکڑوں لوگوں نے اس منظر کو دیکھا اور ان پر رقت طاری ہوگئی۔

بحوالہ......روزنامہ نوائے وقت

Saturday 14-February-1998